111834-وصیت کا حکم

سوال

سوال : میں کچھ دن بعد آپریشن کیلئے ہسپتال میں داخل ہونگا، توکیا میں آپریشن سے پہلے خدشات کے پیش نظرحج وغیرہ کی وصیت کر سکتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

ہم اللہ تعالی سے آپکے لئے شفایابی، اور صحت مند زندگی کی دعا کرتے ہیں۔

وصیت کے بارے میں کچھ تفصیل ہے کہ کچھ وصیتیں واجب ہوتی ہیں، اور کچھ مستحب۔

چنانچہ اگر آپ پر لوگوں کے واجبات، اور حقوق ہیں، اور ایسی کوئی دستاویز موجود نہیں ہے جس سے ان کے حقوق ثابت ہوتے ہوں، تو آپ پر ان حقوق اور واجبات کی وصیت کرنا واجب ہے، تاکہ لوگوں کے حقوق کا تحفظ یقینی ہو، مثلا : آپ نے کسی سے قرضہ لیا، اور اس قرضہ کے بارے میں کوئی گواہ موجود نہیں ہے، اور نہ ہی آپ نے قرضہ کے بارے میں کوئی تحریر لکھی، تو ایسی صورت میں آپ وصیت لازمی کریں۔

جبکہ صاحب جائیداد کی طرف سے کچھ مال کے بارے میں وصیت کرنا جائز ہے، بشرطیکہ کہ اس کے ورثاء کو اس مال کی ضرورت نہ ہو، تو ایسی صورت حال میں ایک تہائی یا اس سے کم مقدار میں وصیت کر سکتا ہے، جیسے رفاہی کاموں، مساجد کی تعمیر، حج بدل، اور فقراء وغیرہ کو کھانا کھلانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

دائمی فتوی کمیٹی کے علمائے کرام کا کہنا ہے کہ :
"جو شخص اپنے مال میں وصیت کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ اپنی وصیت موت آنے سے پہلے لکھوا دے، اور اس کو معتبر بنانے پر توجہ دے اور اس پر گواہ بنائے، اور اس وصیت کی دو قسمیں ہیں :

پہلی قسم : واجب وصیت، مثال کے طور پر یہ وصیت کہ دوسروں کا اس پر اور اس کا دوسروں پر کیا حق باقی ہے؟ جیسے قرضوں کی ادائیگی یا وصولی، خرید و فروخت، کی رقوم اس کے پاس رکھی ہوئی امانتیں، یا لوگوں کے ذمہ اپنے حقوق کی وضاحت وغیرہ، تو اس حالت میں وصیت کرنا واجب ہے؛ تاکہ اس کے مال محفوظ رہے اور ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جائے؛ کیونکہ ہو سکتا ہے اس کی موت کے بعد اس کے ورثاء اور ان حقوق کے مالکان کے مابین تنازع کھڑا ہو جائے، اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :
"جس کسی مسلمان کو کسی چیز کی وصیت کرنی ہو تو اس کے لئے وصیت لکھے بغیر دو راتیں گزارنا بھی جائز نہیں ہے" بخاری، مسلم نے اسے روایت کیا ہے، اور یہ الفاظ بخاری (3/186) کے ہیں۔

دوسری قسم : مستحب وصیت، اور یہ حقیقت میں صرف عطیہ ہوتا ہے، جیسے کسی انسان کا اپنی موت کے بعد اپنے ایک تہائی یا اس سے کم کا اپنے غیر وارث رشتہ دار کیلئے یا کسی غیر رشتہ دار کے لیے وصیت کرنا یا نیکی کے کاموں میں جیسے صدقہ برائے فقراء و مساکین یا رفاہی کاموں میں مثلا مساجد کی تعمیر اور دیگر مفادِ عامہ کے لیے وصیت کرنا؛ اس کی دلیل خالد بن عبید سلمی نے نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"بے شک اللہ عز وجل نے وفات کے وقت تمہارے مال کا تیسرا حصہ تمہارے لئے مباح کیا ہے تاکہ تمہارے اعمال صالحہ میں اضافہ ہو"
ہیثمی "مجمع الزوائد" میں کہتے ہیں : اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند حسن ہے، اور امام احمد نے اپنی مسند میں ابو الدرداء سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

اس کی ایک دلیل سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی ہے جو کہ صحیحین میں موجود ہے کہ :

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں میری عیادت کی-اور انہیں مکہ سے ہجرت کرنے کے بعد مکہ میں وفات پانا ناگوار گزر رہا تھا-، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(عفراء کے بیٹے پر اللہ رحم فرمائے)

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! "کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں ؟ "

آپ نے فرمایا : (نہیں)

میں نے عرض کیا کہ : "کیا دو تہائی مال خیرات کر دوں ؟ "

آپ نے فرمایا : (نہیں)

میں نے کہا : "ایک تہائی مال خیرات کر دوں ؟ "

آپ نے فرمایا : (ایک تہائی مال خیرات کر دو، اور ایک تہائی بھی بہت ہے ، اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑو، تو یہ انہیں محتاج چھوڑنے سے زیادہ بہتر ہے کہ کہیں وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے نہ پھریں۔ ۔ ۔) مذکورہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

اور بخاری کی ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں :

"میں نے کہا میں وصیت کرنا چاہتا ہوں، میری صرف ایک بیٹی ہے "

میں نے کہا : "کیا میں اپنے آدھے مال کی وصیت کر دوں ؟ "

آپ نے فرمایا : (آدھا مال بہت زیادہ ہے)

میں نے کہا : "تہائی مال کی وصیت کر دوں ؟ "

آپ نے فرمایا : (تہائی بھی بہت زیادہ ہے یا بہت بڑا حصہ ہے "

راوی کہتے ہیں کہ پھر : "انہوں نے ایک تہائی مال کی وصیت کی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جائز ٹھرایا" انتہی

شیخ عبد العزیز بن باز، شیخ عبد العزیز آل شیخ، شیخ عبد اللہ بن غدیان ، شیخ صالح الفوزان ، شیخ بکر أبو زید۔

"فتاوی اللجنۃ الدائمۃ" (16/263–266)

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ اگر کوئی مسلمان فوت ہونے سے پہلے حج نہ کر سکا تو اس کے مال سے حج کیا جائے گا، چاہے اس نے حج کرنے کی وصیت کی ہو یا نہ کی ہو۔

تاہم جس شخص نے اپنی زندگی میں فریضہ حج ادا کر لیا تھا تو اس کے مال سے اسی وقت نفل حج کیا جائے گا، جب وہ وصیت کر کے جائے بشرطیکہ حج کی ادائیگی کا خرچہ مکمل ترکہ کے ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو۔

دائمی فتوی کمیٹی کے علمائے کرام کہتے ہیں :

"وجوبِ حج کیلئے تمام شرائط پوری ہونے کے بعد کوئی مسلمان فریضہ حج ادا کیے بغیر فوت ہو جائے ؛ تو اس کی طرف سے اُسی کے ترکہ میں سے حج کرنا واجب ہے ، چاہے اس نے وصیت کی ہو یا نہ کی ہو" انتہی

شیخ عبد العزیز بن باز، شیخ عبد الرزاق عفیفی، شیخ عبد اللہ بن غدیان ، شیخ عبد اللہ منیع ۔

"فتاوی اللجنۃ الدائمۃ" (11/100)

اس لئے آپ اپنی وصیت لکھ کر رکھیں، چاہے آپ ہسپتال میں داخل ہوں یا نہ ہوں، کیونکہ موت کا کوئی پتہ نہیں ہے، یہ اچانک آتی ہے۔

واللہ اعلم.